بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

آج سے کوئی بتیس تینتیس برس پہلے علامہ اقبال مرحوم نے اسپین کے سفر کے بعد اپنی مشہور نظم ''**مسجد قرطبہ**'' لکھی تھی - اس میں گزشتہ چند صدیوں میں یورپ میں جو مذہبی ، فکری ، سیاسی اور معاشرتی انقلابات رونما ہو چکے ہیں اور ان سے جس طرح مغربیوں کا جہان دگرگوں ہوا اور فکر کی کشتی نازک رواں ہوئی ، اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ فرماتے ہیں -

روح مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
راز خدائی ہے یہ کہہ نہیں سکتی زباں

روح مسلمان میں علامہ اقبال کی دوربین اور حقیقت شناس نگاہوں کو جو اضطراب نظر آیا تھا ، اس مدت میں اس کے عملی اظہار کی ایک شکل تو یہ ہوئی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں - انڈونیشیا سے لے کر مراکش تک کے سارے مسلمان ملک سیاسی لحاظ سے آزاد ہو چکے ہیں - اور وہ اپنی سیاسی آزادی کو مستحکم کرنے اور اپنے عوام کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اپنی معاشی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں -

روح مسلمان کے اضطراب کا یہ ایک مظہر ہے - اور باوجود اپنی بہت سی کوتاہیوں کے مسلمان قوموں کو ماضی میں اپنی تاریخ کے جن ادوار سے گزرنا پڑا ، ان کے پیش نظر یہ ناگزیر تھا کہ ان کے ارتقا و ترقی کی جدوجہد یہ مظہر اختیار کرتی - اور انہیں غیر مسلم اجنبی تسلط سے سیاسی آزادی حاصل کرنے کے لئے ان مراحل سے گزرنا پڑتا -

لیکن آج روح اسلام اقوام اسلامی کی ان کامیابیوں سے پوری طرح مطمئن نہیں ۔ اس کا اضطراب جس کی علامہ اقبال کی چشم بصیرت نے بہت پہلے نشان دہی کی تھی ، کہیں زیادہ گہرا ہے ۔ وہ اپنی تسکین کے لئے ایسی وسعتیں چاہتا ہے ، جو صرف سیاسیات و اقتصادیات کی خارجی زندگی تک محدود نہ ہوں ' بلکہ ان کی پہنائیوں میں باطنی و معنوی زندگی کے جو شعبے ہیں وہ بھی آجائیں اور روح اسلام کی صحیح نمود ہو ۔

اور یوں بھی آج اکثر و بیشتر مسلمان قومیں جغرافیائی وطنیت اور قومیت کے جس مقام پر کھڑی ہیں ' کسی زندہ اور ترقی خواہ قوم کی یہ کبھی آخری منزل نہیں ہو سکتی ۔ قومیت اور وطنیت تاریخی ارتقا کے کسی مرحلے میں خواہ کتنی بھی ناگزیر کیوں نہ ہو ' لیکن کوئی قوم جو انسانی قدریں رکھتی ہے اور اپنے آپ کو بڑی انسانی برادری کا ایک حصہ سمجھتی ہے ' اس پر کبھی قانع نہیں رہ سکتی ۔

اس صدی کے اوائل سے مسلمان اقوام جس راہ پر چل رہی ہیں ' اس پر چلتے چلتے وہ اس مقام پر آ گئی ہیں کہ اب ان کے سامنے دو راستے ہیں تیسرا کوئی راستہ نہیں ۔ یا تو وہ اسلام کو اپنا کر مجموعی انسانی برادری میں بحیثیت مسلمان کے اپنی جگہ پیدا کریں ۔ اور ان کے درمیان اسلام کا ایک موثر اور فعال رشتہ ہو ۔ یا شیوعیت ، اشتراکیت اور مغربی جمہوریت کی بڑھتی ہوئی طاقتیں انہیں اپنے اندر مدغم کر لیں گی اور ان کی خصوصی اسلامی حیثیت ختم ہو جائے گی ۔ باقی رہا یہ سوال کہ وہ اس وقت جس مقام پر ہیں ، وہی ان کی آخری منزل بن جائے ، تو اس معاملے میں ہمیشہ قرار میں اجل پوشیدہ ہوتی ہے ۔

اس سال مکہ معظمہ میں حج کے فوراً بعد رابطۃ العالم الاسلامی کی جو مؤتمر منعقد ہوئی ، اور اس میں جو مقالات پڑھے گئے ۔ تقریریں اور سفارشات کی گئیں ' آج عالم اسلام جس دو راہے پر کھڑا ہے اور جو زبردست چیلنج اسے در پیش ہے ، ان میں اس کی رہنمائی کی گئی ہے ۔ مؤتمر کے عمومی اجلاس میں